سُبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

عام قیمت پیشگی ۴؎

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCXXXLVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ ضمیمہ (پیشگی چار روپے)

جلد ۹ | ۵ شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۲۷ ساون سمت ۶۷ | نمبر ۴۲

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول و در جاں ما ثبت
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو رست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ثبت
یک قدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء ست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی اخبار سالانہ ۳؎ ضمیمہ ۱؎ معہ ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ بلغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جا دیگی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیاں میں دستی قیمت ادا کریں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر قادیاں ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اسکے بعد حضرت مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے۔

(میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

ایڈیٹوریل

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑہتے

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے پرچے میں ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب حقیقت الوحی کی وہ عبارت درج کر چکے ہیں ۔ جو کہ آپ نے غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑہنے کی مخالفت کے بارے میں لکھی ہے ۔ اور نیز ایک ڈائیری میں سے ایک عبارت نقل کی ہے ان دو حوالوں کے بعد اب ہم ایک اور حوالہ ایک ڈائری میں سے نقل کرتے ہیں ۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو

مورخہ ۲۰ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں ہیں ۔ ان کے پیچھے نماز پڑہنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے ۔

(جواب) حضرت نے فرمایا جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ پر جو مصائب ہیں ۔ اس سے لاپرواہی کی ...... ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالے اپنی پاک کلام میں فرماتے ہیں ۔ انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے اسواسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑہو جسکی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں ۔ قدیم سے بزرگان دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی مخالفت کرتا ہے ۔ رفتہ رفتہ اُس کا ایمان سلب ہوجاتا ہے ۔ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ملنے وہ کافر ہے مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اوسکا بھی سلب ایمان ہوجائیگا ۔ انجام ایک ہی ہے پہلے تخالف ہوتا ہے ۔ پھر اجنبیت پھر عداوت پھر غلو اور آخر کار سلب ایماں ہوجاتا ہے یہ معمولی اور چھوٹی سی بات نہیں بلکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے ۔ جنت اور دوزخ کا سوال ہے ۔ میرا انکار میرا انکار نہیں ہے ۔ بلکہ یہ اللہ اور اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے ۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے ۔ وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالے کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے ۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑہے ہوئے ہیں ۔ اور خدا تعالے نے باوجود وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے انکی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے ۔ کہ خدا تعالے نے آیۃ استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کیطرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کریگا مگر اوس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا ۔ اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہے ۔ بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑیگا ۔ کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے ۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذ اللہ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودہویں صدی کے سر پر اس امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح جیسے موسوی سلسلہ میں چودہویں صدی پر ایک مسیح آیا ۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑیگا وآخرین منھم لما یلحقوا بھم جو ایک آنیوالے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے ۔ اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جنکی تکذیب لازم آئیگی بلکہ میں دعوی سے کہتا ہوں ۔ کہ الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑیگا ۔ پھر سوچو کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے یہ میں از خود نہیں کہتا خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے ۔ کہ جو مجھے چھوڑیگا ۔ اور میری تکذیب کریگا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اوس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا ۔ اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے ۔ انت منی وانا منک بیشک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے ۔ اور میرے اقرار سے خدا تعالے کی تصدیق ہوتی ہے ۔ اور اسکی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے ۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے ۔ ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتوے طلب کرے کہ وہ کسکی تکذیب کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے ۔ اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا ۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیگا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا اور پھر آپ نے جو امامکم منکم فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے ۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہوگیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا ۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کریگا ۔ عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ٹھیریگا یا نہیں ؟ پس پھر میں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہوگا مجھے بیدین اور گمراہ کہنے میں دیر ہوگی مگر پہلے اپنی گمراہی اور روسیاہی کو مان لینا پڑیگا ۔ مجھے قرآن اور حدیث کو چھوڑنے والا کہنے سے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑیگا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا ۔ میں قرآن اور حدیث کا مصدق و مصداق ہوں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں میں کافر نہیں ۔ بلکہ انا اول المومنین کا مصداق ہوں اور یہ جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ یہ سچ ہے جسکو خدا پر یقین ہے ۔ جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کر مانتا ہے ۔ اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سُن کر خاموش ہو جائے لیکن جو دلیر اور بیباک ہے ۔ اس کا کیا علاج خدا خود اس کو سمجھا جائیگا ۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالی)

وعظ مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بدر مورخہ ۴ رماہ حال کے صفحہ ۷ کے پہلے کالم کی دوسری تیسری سطر میں جو دوسرا موقع مولوی ثناء اللہ کے سامعین کے اٹھنے کا لکھا ہے ۔ اسمیں غلطی درج ہوئی ہے دوسرا موقعہ جو میرے تجربے میں آیا ۔ امرتسر کے منعقدہ (دسمبر ۱۹۰۸) محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس کے متعلق تھا اول شب کو قاری شاہ سلیمان صاحب پھلوروی کا وعظ تھا اسے لوگوں نے نہایت توجہ سے سنا اور وعظ نہایت سارقت خیز تھا ۔ دوسری شب مولوی ثناء اللہ کا وعظ تھا ۔ مولوی صاحب کے کھڑے ہوتے ہی حاضرین میں ہل چل مچ گئی ۔ اور گو مولوی صاحب نے منتظمین سے شکایت کی لوگ اٹھتے گئے ۔ اور سماں نہ بندھا مگر مولوی صاحب وعظ کہتے گئے ۔ اور بعض لوگ اخیر تک سنا کئے انجمن حمایت اسلام کے موقعہ پر تو آخر کار مولوی صاحب کو وعظ بند کر دینا پڑا تھا ۔ اسوجہ سے کہ لوگ سنتے نہ تھے ۔ والسلام

(فرزند علی)

الخطبہ

(۱) ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک ایسے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے ۔ جو لوہار ہو یا ترکھان متقی پابند صوم وصلوٰۃ ۔ کسب وار یا ملازم ۔ عمر پچیس سے کم پہلی بیوی نہ ہو ۔ نیک اخلاق ہو ساکن اضلاع گوجرانوالا سیالکوٹ ہو مرحوم (درخواست) کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ہوں ۔ اور معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

(۲) ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے جو عمر بیس سال سے کم ہو ۔ اور باقی صفات مندرجہ عدا سے متصف ہو درخواست کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ معرفت دفتر بدر ۔

(۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے عمر بائیس ۲۲ سال کے قریب ۔ باقی صفات مندرجہ عدا سے متصف ہو ۔ درخواست کے ساتھ [illegible] معرفت دفتر بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ملتان
نمبر ۲
(مرتبہ ایڈیٹر)

ملتان آنے کا سبب

حضرت خلیفۃ المسیح کے ملتان تشریف لیجانے میں باطنی اسباب کیا تھے خدائے علیم و خبیر و حکیم بہتر جانتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاک ملتان میں جو بزرگ اولیاء اللہ آرام کر رہے ہیں ان کی روحوں میں یہ تڑپ ضرور ہے۔ کہ زمانہ حال کے اولیاء بھی ان کے مسکن کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریں۔ ہمارے پیارے مسیح موعود (میری جان آپ پر فدا ہو) بھی ایک دفعہ ملتان تشریف لائے تھے اور وہ بھی ایک شہادت کے سبب سے ہی آئے تھے۔ ایسا ہی حضرت خلیفۃ المسیح بھی ایک شہادت کے سبب سے ہی ملتان میں پہنچے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی ایک تقریر مدرسہ اسلامیہ میں کرائی گئی تھی اور حضرت خلیفۃ المہدی علیہ السلام نے بھی معززین ملتان کی درخواست پر اسی مدرسہ کے ہال میں ایک تقریر فرمائی اور اصل شہادت تو یہ تقریر ہی تھی۔ کیونکہ آج سے قریباً ۱۳۰۰ سال پہلے آواز عرب کے ملک سے نکل کر ملتان میں پہونچی تھی اور جس کی صداقت کی شہادت بعد میں حضرت غوث بہاؤالحق علیہ السلام و حضرت شمس سبزواری علیہ السلام و حضرت محمد یوسف گردیزی علیہ السلام۔ مشتریان اسلام (بشرطیکہ ایسا لفظ ان مقدس بزرگوں کے واسطے بولنا جائز ہو) وغیرہ نے دی اسی شہادت کا حق حضرت خلیفۃ المہدی نے ادا کیا۔ کہ قرآن شریف کتاب اللہ کی اطاعت کرو۔ تو کوئی حزن اور خوف تم پر وارد نہ ہو سکے گا۔

یہ تو باطنی اسباب ہوئے جنمیں یہ بات بھی شامل تھی کہ بہت سے مخلص قادیان نہ پہونچ سکتے تھے خدا تعالیٰ نے ان کی خاطر اپنے بندے کو یہاں بھیجدیا۔ سینکڑوں آدمیوں نے جسمانی معالجات سے بھی فائدہ اٹھایا مگر ظاہری سبب اس کا یہ تھا۔ کہ ایک سپاہی بنام محمد تراب خان کوئی چھ ماہ سے زائد عرصہ گذرتا ہے۔ کہ جب اسکی فوج لاہور سے گذری تو ایک ساتھی کے ہمراہ علاج کیواسطے قادیان آیا تھا بعد میں وہ الزام اقدام قتل میں گرفتار ہوا۔ اس مقدمہ میں صفائی کی شہادت میں اس کے ساتھیوں نے حضرت کا نام لکھایا۔ حضرت صاحب نے ملزم کے قریب ہو کر اس کو شناخت کیا اور وکلاء کے سوالات کے جواب میں جو شہادت آپنے ادا کی اس کے الفاظ اختصاراً یہ تھے۔

الفاظ شہادت

میں اس شخص کو پہچانتا ہوں میرے پاس علاج کے واسطے گیا تھا۔ ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ کتنی مدت ہوئی چھ ماہ سے زائد عرصہ گذرتا ہے ایک آدمی اور اس کے ساتھ تھا۔ میری تشخیص کے مطابق اسے مانیا تھا جسے انگریزی میں مینیا کہتے ہیں۔ جنون کا ایک قسم ہے اسکی علامات ہیں۔ مبہوت رہنا۔ طبیب کے سامنے اچھی طرح اپنا حال بیان نہ کرنا۔ آنکھوں کی سفیدی میں تکدر۔ طبیعت میں جوش کا ہونا ہفتہ عشرہ یہ وہاں رہا۔ فائدہ نہیں ہوا میں نے کہا تھا کہ زیادہ عرصہ ٹھہرو۔ مگر نہیں ٹھہر سکا۔ میں دن میں ایک وقت اسے دیکھتا تھا چند منٹ لگتے تھے پھر اپنے پاس نہیں بٹھاتا تھا۔ میں حضرت مرزا صاحب کا خلیفہ اول ہوں جماعت احمدیہ کا لیڈر ہوں۔ قریباً ۴۵ سال سے حکمت کرتا ہوں۔ ریاست کشمیر میں میں شاہی طبیب تھا وہاں قریباً پندرہ سال رہا۔ میں نے نہیں سنا کہ اس شخص نے کسی پر حملہ کیا ہو مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے اس کو نسخہ لکھ دیا تھا۔ میرے ہاں بیماروں کے لئے کوئی رجسٹر اندراج نہیں۔ میں بیمار کو پوری تحقیق سے دیکھتا ہوں۔ سرسری طور پر کسی کو نہیں دیکھتا۔

ایک خلیق مجسٹریٹ

اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ یہ شہادت جناب رائے کیشو داس صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔ رائے صاحب نہائت اخلاق حمیدہ سے پیش آئے حضرت صاحب کو کرسی دی۔ اور اس تکلیف دہی کے واسطے معذرت کی کہ حضور کو ملتان آنا پڑا۔ اور قانونی مجبوری سے لاچاری کا اظہار کیا ایسا ہی صاحب وکیل اور کورٹ انسپکٹر نے سوالات کے کرنے میں اس تمام ادب کا لحاظ رکھا جو کہ ایک لیڈر قوم کے شایان حال ہے۔ ہم صاحب مجسٹریٹ کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی عزت و تعظیم کر کے اپنی شرافت ذاتی کا ثبوت دیا اور نہ صرف حضور علیہ السلام کے ذاتی علم و فضل کی قدردانی کی بلکہ چار لاکھ کی جماعت کے احساس قلبی کی پاسداری کر کے سب کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہوئے

شیطانی خواب سے حفاظت

شہادت کے بعد حضور مکان پر تشریف لائے پہلے تو ارادہ تھا۔ کہ اسی روز واپس آجاتے مگر بعض معززین ملتان کے اصرار سے ایک روز اور قیام کرنا منظور فرمایا بہت سے بیمار حاضر ہوئے اور شام تک یہی سلسلہ جاری رہا دوسرے دن بھی پھر شام تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ درمیان میں بعض لوگ کچھ مسائل بھی دریافت کر لیتے ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے بہت خوابیں آتی ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں کچھ شیطانی بھی ہیں فرمایا کہ تم سونے سے قبل قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر دو سورتیں پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرو اور لاحول پڑھا کرو۔ اس سے تم محفوظ رہو گے۔ برا خواب آوے تو اعوذ پڑھو۔ اور لاحول پڑھو۔ اور بائیں طرف تھوک دو۔ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔

تکلیف امر خیالی ہے

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ فرمایا تکلیف بھی ایک خیالی بات ہے ایک نان پز ایک روٹی کے واسطے دہانہ تنور میں سر ڈالتا ہے مجھے اگر کوئی دو لاکھ روپیہ دے۔ تو میں ایک دفعہ بھی تنور میں سر ڈالنا نہیں چاہتا۔ میں تو یہی کہہ دوں کہ مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔

خدا کا شکریہ ادا کرو

اسوقت مجھے (ایڈیٹر) یاد آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے ایک نان پز کی شکایت کی کہ وہ روٹیاں جلا دیتا ہے حضور خاموش رہے کچھ جواب نہ دیا اس شخص نے بدیں خیال کہ حضور نے سنا نہیں دوبارہ عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے اس نے تیسری دفعہ عرض کی تب آپنے فرمایا کہ اول تو آپ کوئی ایسا آدمی لے آؤ جو یہ کام کرے اور اس میں یہ نقص نہ ہو تب اسکو نکال دینگے اور اسکو رکھ لیں گے۔ دوم آپ یہ خیال کرو کہ وہ نان پز گرمی کے موسم میں تنور کے اوپر بیٹھ کر جہنم میں غوطے لگاتا ہے اگر وہ ایسا ہی متقی ہوتا جیسا کہ آپ چاہتے ہیں کہ وہ ہو تو خدا تعالےٰ اسے ایسی جگہ پر بٹھاتا کیوں؟ چاہیئے تھا کہ وہ بھی کہیں آپ کی طرح کرسی پر بیٹھتا۔

فرقہ چکڑالوی پر ایک سوال

فرمایا۔ میں نے چکڑالویوں پر دو سوال کئے تھے جن کے وہ کچھ جواب نہ دیسکے انمیں سے ایک سوال یہ تھا کہ جب تم کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسواسطے نہیں پڑھتے کہ یہ الفاظ اس طرح قرآن شریف میں ایک جگہ نہیں آئے تو پھر نماز جو تم نے بنائی ہے وہ کیوں پڑھتے ہو اس کے الفاظ بھی تو قرآن شریف میں ایک جگہ جمع ہیں۔

نہین آسکتے۔

انکارِ حدیث کی سزا

مین نے عرض کی کہ ایک چکڑالوی کو ساتھ گفتگو کرنے کا مجھے اتفاق ہوا تھا۔ مینے اُسے کہا تھا کہ دیکھو احادیث کے حق مین گستاخی کرنے اور ان کو اس سختی کے ساتھ غیر معتبر قرار دینے کی مولوی چکڑالوی کو کیسی سخت سزا ملی ہے کہ اس کی کوئی تصنیف خود اس کی زندگی مین قابل اعتبار نہین رہی۔ ہر ایک کتاب جو اس کے نام پر شائع ہوتی ہے اس کے متعلق وہ خود ہی بول اُٹھتا ہے کہ یہ عبارت مین نے یہ لکھائی لکھنے والے نے ایسا لکھ ڈالا شائد ہی دنیا مین کوئی ایسا اور مصنف ہوگا جسکی تصنیف خود مصنف کی زندگی مین ہی ناقابل اعتبار ہوگئی ہو۔ یہ سزا صرف مولوی چکڑالوی ہی کو ملی ہے کہ وہ خود ہنوز زندہ ہے کہ اس کی کوئی تصنیف قابل اعتبار نہین ہے۔ کہ فے الواقعہ یہ اس کے لفظ ہون۔

نماز کی تاکید

فرمایا نماز سنوار کر پڑھو۔ وہ شخص غافل ہے جو نماز کو چھوڑتا ہے۔ زمین و آسمان کے بادشاہ کے حضور کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقعہ انسان کو نماز مین ملتا ہے اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور اسمین غفلت اور سستی ہرگز مناسب نہین۔

ہندوؤں کا خدا کس طرح خوش

فرمایا۔ ایک ہندو ڈاکٹر تہا اس سے ہم نے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کیا آپ بھی مذہب ہندو کے قائل ہین اوس نے کہا کہ مین اس مذہب کا بہت بڑا مداح ہون کیونکہ اس مذہب مین ایک ایسی خوبی ہے جو کسی مذہب مین نہین اور وہ یہ ہے کہ ہندو رہنے کے واسطے صرف اتنی بات کافی ہے کہ کہانا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر نہ کھائین۔ صرف اتنی پرہیز سے ہمارا مذہب قائم رہ سکتا ہے اور بس۔

کیا احمدی ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے ہین

ایک شخص نے سوال کیا کہ ہم ہمیشہ دیکھتے چلے آئے ہین کہ سب مسلمان نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگا کرتے ہین۔ مگر آپ کی جماعت نہین کرتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے منکر نہین بلکہ قائل ہین اور ہم وقتاً فوقتاً اس طرح دُعا مانگتے ہین چنانچہ جب بیعت کر چکتے ہے تو اسوقت بھی ساری جماعت موجودہ ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتی ہے۔ اکثر درس قرآن مجید کے بعد ہی لوگون کی درخواست پر اس طرح دُعا کی جاتی ہے لیکن نماز کے بعد اس طرح دعا مانگنا مسنون نہین۔ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی سنتین گھر سے پڑھ کر باہر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور پچھلی سنتین پھر گھر مین جا کر پڑھتے تھے۔ فرضون کے بعد فوراً چلے جاتے تھے یہی طریق حضرت مرزا صاحب کا بھی تہا۔ اور اکثر اولیاء اللہ ایسا ہی کرتے تھے مگر بعض بزرگون نے دیکھا کہ لوگ اس طرح سنتون کے ادا کرنے مین غفلت کرتے ہین اور فرضون کے بعد فوراً گھر چلے جاتے ہین تو پھر سنتون کی ادائگی مین سُستی کرتے ہین اسواسطے انہون نے یہ عادت ڈالی کہ نماز مسجد مین ہی پوری ادا کی جائے۔ نماز ساری دُعا ہے لوگون نے نماز کو ایک اور شے سمجھا ہے اسکو جلدی جلدی پورا کر لیتے ہین۔ اور پھر دُعا مین ہاتھ اُٹھا کر لمبی دعائین مانگتے ہین۔ نماز کے اندر جو اصل قبولیت کا وقت ہوتا ہے ان کے دل خشک ہوتے ہین اور پھر دُعا مین کچھ رقت ظاہر کرتے ہین۔ حالانکہ اصل دُعا کا وقت تو نماز کے اندر ہے۔ کھڑے ہوئے رکوع مین سجدہ مین بیٹھے ہوئے نماز کے اندر دعا مانگنی چاہیئے اب ایک رسم پڑگئی ہے کہ نماز پڑھ کر امام مقید ہو کر بیٹھتا ہے کہ لوگ فارغ ہون تو دُعا کرے تب اسکی بند خلاص ہو۔ پھر لوگ ہین کہ دُعا پہ دُعا کی تحریک کرتے چلے جاتے ہین کوئی کہتا ہے دُعا کرو کہ بندی والون کی بند خلاص ہو کوئی کہتا ہے دعا کرو بیمارون کو شفاء۔ دُعا کے واسطے شرط اضطراب اور جوش ہے وہ انکو حاصل نہین پھر دُعا کیسی چاہیئے کہ نماز کے اندر دُعا کی جاوے۔

بعد از نماز دُعا کی مثال

مجھے (ایڈیٹر) یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مرحوم ومغفور علیہ السلام نے اس تذکرے مین فرمایا کہ نماز کو جلد جلد بھگتا کر بعد مین لمبی چوڑی دعائین مانگنے والون کی مثال اس شخص کے ساتھ ہے جس نے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہونے کے لئے کسی سے ایک عرضی لکھائی اور وہ عرضی بھی ایسی زبان مین تہی جس کو وہ نہ سمجہتا تھا اوس نے عرضی کے الفاظ کو یاد کیا۔ مگر نہ سمجہا کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے۔ پس جب اسے دربار مین حاضری کا موقعہ عطا کیا گیا اور بادشاہ کے سامنے وہ کھڑا ہوا اور اسے اجازت دیگئی کہ اپنے مطالب مانگے تو اس نے نہائت سُرعت کے ساتھ وہ عرضی لفظ بلفظ پڑھ ڈالی اور اسی پر اپنے مقصد کو ختم کیا اور بغیر کسی اور درخواست کے دربار سے باہر آگیا اور باہر والون کو سلام کیا اور پھر بادشاہ کے محل کے گرد اگرد گھومنے لگا اور چلانے لگا کہ میری یہ درخواست بھی ہے اور میرا مطلب وہ بھی ہے دیکھو اس نادان کا کیا حال جس نے اصل وقت کی قدر نہ کی اور اب شور مچانے لگا ہے شائد اسی پر کسی نے پنجابی مثال کہی کہ ویلے دی نماز اور کویلے دیان ٹکران۔ یعنی نماز تو وہ ہے جو وقت پر اور موقعہ پر ہو جو بے وقت ہو وہ ٹکرین ہین۔

استقامت

فرمایا بچپن سے جن سچائیون پر قائم ہون آج تک مین انکو راست پاتا ہون اور انہین پر قائم ہون یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

جناب مخدوم صاحب

شہر ملتان کے رئیس اعظم جناب خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ۲۶ر تاریخ کی شام کو حضرت صاحب کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے اور ۲۷ر کی صبح کو حضرت صاحب کی دعوت بمعہ تمام جماعت احمدیہ مقیم ملتان کی۔ مخدوم صاحب موصوف حضرۃ شاہ بہاؤالحق صاحب علیہ الرحمۃ کی اولاد مین سے ہین آپ کے اخلاق حمیدہ اور باوجود اس قدر شاندار آدمی ہونے کے آپکا انکسار طبیعت ان مقدس اولیاء اللہ کی ایک ایسی یادگار ہے جس کا اس زمانہ مین ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ مجھے آنمخدوم سے ملاقات کی بالخصوص اسواسطے بھی خوشی ہوئی کہ ہمارے بزرگ تعلق ارادت اسی خاندان کے ساتھ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت شاہ بہاؤالحق صاحب قدس سرہ کا عطا فرمودہ عصار اور ایک جہاڑو اور ... غالباً ایک اور شے اب تک ہمارے گھر مین بطور تبرک کے رکھے چلے آتے ہین۔ مخدوم صاحب بہت بے تعصب آدمی ہین اور گورنمنٹ نے ان کے اعزاز مین جو خطاب انکو عطا کیا ہے۔ اور آنریری مجسٹریٹ بنایا ہے ہم اُمید کرتے ہین کہ وقتاً فوقتاً ان کی خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے اعزاز مین ترقی کر کے مسلمانون کو مشکور فرما دے گی۔

وساوس کس طرح دُور ہون

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مجھے نماز مین وساوس بہت آتے ہین ان کا کیا علاج کرون۔ فرمایا۔ نماز کے معنے سیکھ لو اور معنون کی طرف توجہ کر کے نماز پڑہو انشاءاللہ حضوری حاصل ہوگی وساوس کی پرواہ نہ کرو جہان مال ہوتا ہے وہان چور بھی آتا ہے تم اپنی طرف سے کوشش کرتے رہو آگے خدا تعالیٰ حفاظت کرنیوالا ہے۔

وجہ تسمیہ

اب پیشتر اور باتون کے لکھنے کے مین مناسب سمجھتا ہون کہ شہر ملتان کے حالات سے بھی کسی قدر ناظرین کو آگاہ کر دون۔ یہ ایک بہت ہی پُرانا شہر ہے

اس کے ابتدا کی کوئی صحیح تاریخ معلوم نہیں ایک وجہ تسمیہ یہ تبلائی جاتی ہے کہ مول سنسکرت میں ابتدا کو کہتے ہیں اور ابتدائے آبادی دنیا میں یہ شہر بنایا گیا تھا دوسری وجہ تسمیہ جو غالباً صحیح ہے یہ ہے کہ مول ایک قوم تھی اور اس کا پرانا نام مول استہان تھا مگر اب اس قوم کا بقیہ نہیں پایا جاتا۔ مل کے معنے سنسکرت میں وسط کے بھی ہیں جس سے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ کسی سلطنت قدیم کا دارالسلطنت تھا۔ پھر تاریخی نقطۂ خیال سے یہ شہر بہت دلچسپ ہے۔ اس شہر کے قدیم زمانہ میں مختلف نام بھی بتلائے جاتے ہیں اور ایک شعر میں وہ سب نام جمع ہے۔ ع

ہنس پور۔ بھاگپور۔ شام پور۔ چوتھا پور ملتان
پانچواں پور۔ بھاگپور پھاج کرتھی سی آری پور سلطان

اسمیں ایک پیشگوئی ہے کہ اس شہر کا نام اخیر میں کسیوقت آری پور سلطان ہوجائے گا۔

بیرونی حملہ آور اس شہر کو ۵۱۰ قبل مسیح داراب شاہ فارس نے مطیع کیا تھا اس کے بعد ۳۲۷ قبل مسیح سکندر رومی نے اس کو فتح کیا مسلمانوں میں سے سب سے اول ۴۴ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام میں مہلب نے اس کو فتح کیا۔ پھر ۹۳ سنہ ہجری میں محمد بن قاسم نے اس شہر کو فتح کیا۔ یہ ہردو بزرگ سمندر کے راستہ سے سندھ میں سے ہوکر آئے تھے پھر ۳۶۷ ہجری میں امیر سبکتگین کے ماتحت ہوا اور ۳۹۶ سنہ میں محمود غزنوی نے اس کو فتح کیا۔ پھر غوری اور خلجی خاندان کے مسلمانوں کے ماتحت رہا۔ رنجیت سنگھ نے اس شہر کو ۱۲۳۳ سنہ ہجری میں فتح کیا جب انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کیا اسوقت دیوان مولراج یہاں کا حاکم تھا۔

موجودہ حالت آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے جو اس زمانہ میں ہر ایک ترقی میں ہمسایہ قوموں سے پیچھے رہے ہوئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں بہت سے مریض حاضر ہوئے جن میں اکثر ضعف قلب اور کمزوری میں مبتلا تھے۔ فرمایا یہ بے کاری سُستی اور افلاس کا نتیجہ ہے دوکانیں عموماً میلی اور خراب سی ہیں۔ ہر طرف غربت اور کمزوری کے آثار نمودار ہیں۔ شہر کے اردگرد زمینیں چنداں آباد نہیں کوئی شاندار مکان نہیں۔ جابجا عربوں کے فتوحات کا نمونہ کھجور کا درخت موجود ہے اور سب درختوں سے اونچا نکلا اس جڑہ کے لگانے والے حال ہمت لوگ ان کے یہاں تک پہونچنے کی شہادت دے رہے ہیں یہاں کے رسومات میں ایک عجیب بات یہ معلوم ہوئی کہ ہندو لوگ جنکو کراڑ کہتے ہیں شادیوں کے موقعہ پر ہاتھ میں لکڑی لے کر ناچتے ہیں۔

دریائی مذہب مذہب میں سے قابل ذکر ملتان کا دریائی مذہب ہے۔ یہ ایک فرقہ اہل ہنود میں سے ہے جو دریا کی پرستش کرتے ہیں۔

شرعی قانون یہ خوشی کی بات ہے کہ اس ضلع کے قوم افغان کے اکثر زمینداروں نے رسم ورواج میں بوقت بندوبست لڑکیوں اور عورتوں کا حصہ مطابق شریعت محمدی لکھوایا ہے۔

خانقاہیں جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یہاں کئی ایک بزرگ اولیاء مدفون ہیں جن کی قبر پر جاکر سلام کہنے اور ان کے حق میں دعا کرنے کا خدا تعالیٰ نے مجھے موقعہ عطاء فرمایا حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا علیہ الرحمۃ جو چھٹی صدی ہجری میں گذرے ہیں۔ حضرت شاہ رکن عالم صاحب جو آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت شیخ محمد یوسف گردیزی صاحب جن کا وصال ۵۴۷ سنہ ہجری میں ہوا حضرۃ پیر موسیٰ پاک شہید صاحب جو ۹۵۲ سنہ ہجری میں ہوئے حضرۃ شاہ شمس صاحب جو تبریزی مشہور ہیں مگر دراصل سبزواری ہیں علیہم السلام۔ حضرت شاہ شمس علیہ السلام کے مقبرہ کے پاس باوا نانک صاحب کے چلہ کشی اور مسجد کی جگہ بھی دیکھی ان سب مقبروں کے ساتھ مدارس اور خانقاہیں بنائی گئی تھیں جن کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں اور ان کے اخراجات کے واسطے جاگیریں مقرر ہیں۔ جو اب تک سجادہ نشین صاحبان کے قبضہ میں ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ بہاؤالحق کی خانقاہ کے متعلق جو جاگیر تھی اس کے وقف کے متعلق ایک نظم دروازے پر لکھی ہے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

صوبہ دارے کہ حاصلش گیرد
سہ طلاقِ شدید بر زنِ آں

شکریہ خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب کا ذکر خیر میں اوپر کر چکا ہوں۔ شیخ نیاز علی صاحب وکیل کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان کی کوشش متعلق جلسہ اور ان کی مخلصانہ دعوت قابل شکریہ ہے۔ سید محمد شاہ صاحب وکیل نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی مہمانداری میں جماعت احمدیہ کی امداد فرمائی یہاں کی جماعت بظاہر غریب مگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کے فضل سے سارے ملتان سے بڑھ کر روحانی دولت سے مالامال ہے خدا تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ اس کے برگزیدہ کی شناخت کریں۔ کس اخلاص اور محبت سے اونہوں نے حضرت کی اور آپکے خدام کی خدمت کی اور کس طرح رات دن جانفشانی کے ساتھ اس خدمت میں مصروف رہے اور حضرت کے ملتان پہونچنے کی کس قدر خوشی ان کے دل میں تھی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص اور محبت میں ترقی دے اور ان کے اموال اور اولاد میں برکات نازل فرمائے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ۔ مولوی بدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری بورڈ اسکول۔ منشی سربلند صاحب محرر نہر۔ میاں اللہ بخش صاحب حجام۔ میاں محمد یار صاحب آتشباز۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مسگر۔ خلیفہ محمد بخش صاحب چھاپگر۔ حافظ سراج الدین صاحب۔ میاں غلام قادر صاحب۔ میاں ولی محمد صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ میاں عبداللہ صاحب نگر یزد۔ میاں کریم بخش صاحب۔ میاں مولا بخش صاحب ملازم ریاست بہاولپور۔ میاں محمد عثمان صاحب پنساری۔ میاں احمد بخش صاحب کلاہ فروش۔ میاں عابد و میاں زاہد پسران مولوی بدرالدین صاحب۔ میاں نور احمد صاحب متعلم انٹرنس کلاس۔ میاں محمد ابراہیم صاحب۔ مرزا محمد رحمت اللہ بیگ صاحب ان کے علاوہ برادر فخرالدین صاحب بہ ہمراہ سفر تشریف لے گئے تھے۔ مگر اصل ستوطن ملتان کے ہی ہیں۔ میاں محمد سلطان صاحب لودھراں سے و میاں فیض علی صاحب صابر بہاولپور سے تشریف لائے تھے اور میاں صاحبدین صاحب ملازم دفتر ٹی ایس لاہور سے تشریف لائے تھے۔

جلسۂ ملتان معززین ملتان کی تحریک سے ۲۷ جولائی کی شام کو انجمن اسلامیہ کے ہال میں ایک شاندار جلسہ ہوا جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح نے قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک پُر اثر تقریر کی اور ضرورت زمانہ کے مطابق ہر طبقہ کو حاضرین کو ایک جامع نصیحت کی۔ یہ تقریر انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب چھاپکر شائع کی جاوے گی۔ اب میں حضرت خلیفۃ المسیح کے چند اور کلمات جو آپنے اس سفر میں فرمائے درج کرتا ہوں۔

چلتی کل اچھی ایک بیمار کو جو چل پھر نہ سکتا تھا۔ فرمایا یہ کل بھی چلتی ہی اچھی لگتی ہے انسان کیواسطے لازم ہے کہ ہر وقت خدا کا شکر کرتا رہے۔

علم نباتات کھجور کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ فرانس کے ماہران علم نباتات نے لکھا ہے کہ درختوں میں نر و مادہ کی شناخت کو سب سے اول اہل عرب نے دریافت کیا تھا۔ اہل عرب اب تک

سے بہت فائدہ اُٹھاتے ہین - نر کھجور کا مادہ کھجور کے ساتھ پیوند کرتے ہین تو پہل دس گُن ہو جاتا ہے۔

خواب مین بیڑیان

ایک شخص نے اپنی کچھ خوابین سنائین - اس تحریک پر فرمایا کہ ایک شخص جو موحد تھا - اس بات پر کسی سے جھگڑا کرتا تھا کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ جائز نہین - اس نے ایک روز خواب مین دیکھا کہ اس کے پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین اور اسے حضرت شیخ عبد القادر علیہ الرحمۃ کے پاس لے گئے ہین وہ گھبرایا ہُوا صبح ہمارے پاس آیا - ہم نے اسے تعبیر کی کتاب مین دکھایا کہ پاؤن مین بیڑیان استقامت دینی کی نشانی ہے اور بہت مبارک اور مبشر خواب ہے - اس مین کوئی گھبرانے کی بات نہین -

اپنے اخلاق درست کرو

فرمایا - انسان کے اپنے ہی اخلاق موجب بہشت یا موجب دوزخ ہوتے ہین - جو شخص اپنے اخلاق کو درست کر لیتا ہے وہ بہت ہی سُکھی رہتا ہے -

بیعت

اس سفر مین لاہور اور ملتان کے بہت سے آدمیون نے بیعت کی - جنمین سے بعض کے نام بیعت کے لکھے گئے - سارے نام لکھ لینے کا اہتمام نہین ہو سکا -

رُوحانی و شیطانی جوش

فرمایا - جو رُوحانی جوش ہوتا ہے اس کے ساتھ سرور قوت اور امداد آلہی ہوتی ہے جو شیطانی جوش ہوتا ہو اس کے ساتھ یہ باتین نہین ہوتین - یہی ایک امتیازی نشان ہے -

رُوح کا علاج

ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت میری رُوح بیمار ہے اس کے واسطے کوئی علاج آپ بتلائین - فرمایا مین وہ علاج بتلاتا ہون - جس کو بتلانے والا اللہ تعالیٰ اور لانے والا محمد رسول اللہ ہے - اللہ تعالیٰ کے نبی سے جو دنیا مین آئے اور اپنے تجارب کی باتین بتلا گئے - وہ باتین سب سے عمدہ اور سب سے آسان ہین - جس نے فطرت بنائی اسی کا کلام ہے - البتہ ضروریات اور حالات ہر شخص کے واسطے الگ ہین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرین اور الحمد شریف پڑھا کرین اور یہ دُعا پڑھا کرین -
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

خواہش اور ذوق اس کا دیتے ہے - چلتے اُٹھتے بیٹھتے جب میسر آوے - اس کو پڑھو -

کلمۂ شریف

فرمایا - جونہی دنیا مین آیا اوس نے توحید سکھلائی توحید ہی سب کا اصل ہے مگر پچھلون نے بجائے توحید کے خود توحید بتلانے والے کو خدا کا شریک بنا دیا - یہی حال رامچندر اور کرشن کے ساتھ ہُوا اور یہی حال حضرت عیسیٰؑ کا ہُوا اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی لگا دیا - کہ خدا ہمیشہ ایک ہی ہے - محمد اُس کا رسول ہو اس کو کبھی خدا نہ بنا بیٹھنا - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانتے تھے کہ یہ قوم مشرک رہ چکی ہے - کہین پھر شرک کی طرف نہ جھک جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ قوم مین بڑے بڑے آدمی پیدا ہون گے - انا الحق کہنے والے بھی پیدا ہون گے - جب محمدؐ صرف رسُول ہے تو اس کی اُمت مین سے کوئی کیون کر خدا بن بیٹھیگا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء تھا کہ دنیا سے شرک کو مٹا دین -

شرک مٹانے کی کوشش

ایک ڈاکٹر صاحب نے عرض کی کہ حضرت باوجود ان کوششون کے بھی پھر شرک مٹا نہین - فرمایا ڈاکٹر کا کام ہے کہ علاج کے واسطے کوشش کرتا جاوے - باوجود علاج کے لوگ مرتے ہین مگر پھر بھی ڈاکٹر اور اطباء ہین کہ اپنی طرف سے برابر کوشش مین مصروف ہین یہی حال روحانی اطباء کا بھی ہے وہ اپنی طرف سے برابر کوشش کر رہے ہین اور بہت کچھ کامیاب بھی ہو رہے ہین -

آیندہ زندگی

ایک شخص نے سوال کیا کہ عالم آخر مین جو فرق اور درجات لوگون مین ہون گے وہ کس بات مین ہون گے - نفس حیات مین یا انعام آلہی مین فرمایا - حیاتی بھی انعام آلہی سے وابستہ ہے اس جہان مین دیکھو کہ ایک شخص آتشک اور جذام مین گرفتار ہے - دوسرا صحیح سلامت ہے - ہر دو برابر نہین ہو سکتے - ہر دو کی حیات ہی یکسان نہین - حیاتی بھی اعضاء کے ساتھ وابستہ ہے - جسکی آنکھ نہین - اس کا یہ حصہ حیات سے خالی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کے متعلق فرمایا ہے - کہ لنحیینھم حیوۃً طیبۃ - اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین - سب یکسان نہین ہین اور یہ کہنا کہ وہ کونسا جسم ہو گا ایک بے وقوفی ہے خدا تعالیٰ کے معاملات مین گستاخی کرنا اچھا نہین - کیا میرا جو جسم ماں کے پیٹ سے نکلا تھا - وہی یہ جسم نہین بالکل نہین - یہ جسم تو ہر وقت بدلتا رہتا ہے - من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ - انسان کے اسلام کی عمدگی مین یہ بات ہے کہ بے فائدہ بات کو چھوڑ دے بعض احادیث مین ہے کہ انسان کا ہاتھ ۶۰ ہاتھ لمبا ہو گا - اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اسکی کیفیت کیا ہوگی - بہر حال یہ ہاتھ تو اتنا لمبا نہین ہے - جس بات کا علم نہین اس کے متعلق گفتگو نامناسب ہے -

قناعت

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور بہت گرمی ہے فرمایا - گرما من جملۂ تحائف ملتان بیان کیا جاتا ہے ہم بھی باہر سے آئے ہین - ضرور ہے کہ گرمی برداشت کرین - فرمایا جہان ندیان زیادہ ہون وہان برسات کم ہوتی ہے اگر یہان برسات زیادہ ہوتی تو یہ کچے مکان آباد نہ رہ سکتے -

روانگی از ملتان

۲۷ر تاریخ کی شام کو ملتان سے روانگی ہوئی تمام جماعت احمدیہ مشائعت کے لئے اسٹیشن پر موجود تھی اور ۲۸ر کو صبح ۶ بجے کے قریب لاہور پہنچے جہان بہت سی جماعت استقبال کے واسطے موجود تھی - ملک غلام محمد صاحب اسٹیشن کوٹ لکھپت پر استقبال کے واسطے موجود تھے - جہان گاڑیون کا کراس ہوتا ہے -

خدا اپنے بندون کی پرورش کرتا ہے

فرمایا - حضرت شاہ غلام علی صاحب جب حضرت مظہر جانجانان کے خلیفہ ہوئے تو کسی کو لنگر مین خیال نہ آیا - کہ ان کے واسطے کھانا لیجائے اور وہ کھانا مانگنے نہ جا سکتے تھے - سات وقت یا سات روز گذر گئے کہ بھوکے رہے اور بہت ضعف ہو گیا - وقت عشاء کا تھا چلنے کے لئے تاب و توان نہ تھا کسی سے ظاہر نہ کیا - کہ میری کیا حالت ہے - جب سب سو گئے تو کوئی شخص آیا اور ایک کلان باقرخانی لایا اور آواز دی کوئی ہے تو دیے اور تو سب سوتے ہی تھے شاہ صاحب نے اُٹھ کر لے لی - نصف روٹی کھائی تو سیر ہو گئے خیال آیا کہ باقی نصف رکھ چھوڑین دوسرے وقت کام آئے گی لیکن سوچا کہ یہ امر توکل کے خلاف ہے اسواسطے باقی نصف کسی کو جگا کر دیدیا - الہام ہُوا - کہ اگر تو اس نصف کو رکھ لیتا تو ساری عمر اسی طرح روٹی ملتی - یہ ایک امتحان تھا جسمین تو کامیاب ہو گیا ہے - صبح سویرے لوگون کو خیال آیا کہ حضرت صاحب کو کس نے کھانا کھلایا ہے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے شہر مین اس کا چرچا ہُوا بڑے بڑے لوگ معذرت کرنے کو آئے - فرمایا - تمہارا قصور نہین یہ ایک حکمت آلہی تھی -

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

ذوالفقار علی برگردن دیو شقی

مصنفہ مناظر بے بدل جناب مولوی میر قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق پہول کی منڈی دہلی۔ قیمت ۳ر

یہ کتاب غلام حیدر مرتد دیانندی کی کتاب نعرۂ حیدری کا جواب ہے۔ جس میں مرتد کی ان لاف زنیوں کی قلعی کہولی گئی ہے۔ جو اس نے اپنے حسب ونسب اور لیاقت علمی کے متعلق کی ہیں۔ اس کتاب نے سینۂ دیو کا سارا پول کہول دیا ہے۔ بلکہ گذشتہ شدہیوں پر بھی دوبارہ روشنی ڈال دی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ ضرور منگوانی چاہیئے۔

انجمن اشاعت تعلیم فیروزپور

مسلمان بچوں کو تعلیمی امور میں امداد دینے کے واسطے فیروزپور میں ایک انجمن ہے۔ جسکی سالانہ رپورٹ انجمن کے سکرٹری صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے اس انجمن میں اس سال کا قریباً ساڑھے چھ سو روپیہ چندہ ہے جو کہ چند دل سے جمع ہوا جن میں سے قابل ذکر جناب نواب صاحب ریاست ممدوٹ کی امداد ماہواری مبلغ ۲ کی ہے۔ اگر دیگر اضلاع کے مسلمان بھی ایسی ہی انجمنیں بنائیں اور اسلامی بچوں کی امداد کریں تو اسلامی بچوں کی تعلیم کا مسئلہ آسانی سے حل ہو سکے امید ہے کہ اگر دیگر اضلاع کے مسلمان اس انجمن کی رپورٹ اور قواعد سے فائدہ اٹھانے کے واسطے سکرٹری سے کاپی مانگیں گے۔ تو وہ بخوشی انہیں بھیج دیں گے پتہ یہ ہے جنرل سکرٹری انجمن اشاعت تعلیم فیروزپور۔

ایک نکاح کی اطلاع

مولوی محمد مبارک علی صاحب احمدی صدر سیالکوٹ سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کی دختر نیک اختر صغریٰ بیگم کا نکاح ۲۹ر جولائی ۱۹۱۱ء روز جمعہ کو چوہدری علی گوہر احمدی پسر چوہدری عمر بخش کے ساتھ ایک ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے موجب برکت اخیر کرے۔

ضرورت

بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے۔ جو ڈبل سپر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی بھی ضرورت ہے جو فارسی اور عربی ہر دو لکھ سکے اور سنگسازی کے کام سے بھی واقف ہو۔

فروخت زمین

ایک زمین ۳۲ گہماؤں متصل نہر۔ جس میں نیا کنواں موجود ہے۔ قیمت اب تخفیف کرکے ایک ہزار روپے کردی گئی۔ قابل فروخت ہے۔ خط و کتابت بنام مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ بمقام ترگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

جنازہ غیب

گوجرانوالہ سے میاں فضل کریم صاحب ورنی اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ اور پیر رشید احمد گوپیکی اپنی دادی اماں کے لئے

المفتی

خنزیر کو چھونا

ایک ڈیپٹی اسسٹنٹ نے دریافت کیا کہ خنزیر ہینڈل کرنا اسکا خون نکالکر اناکیولیٹ کرنا یا اسکا پوسٹ مارٹم ایک مسلمان کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے لحم خنزیر میں لحم کا لفظ بے فائدہ نہیں رکھا۔ بلکہ خدائے علیم و خبیر جانتا تھا۔ کہ آئندہ کیا کیا ضرورتیں پیش آئیں گی۔

انسداد ہیضہ کی تدابیر

چونکہ یہ موسم ہیضہ کا ہے۔ اس لئے انسداد ہیضہ کے متعلق مندرجہ ذیل اصلی تدابیر کا "مشرق" سے لیکر درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) مکان میں صاف ہوا اور صاف روشنی کا انتظام کیا جائے (۲) گوشت ترکاری اور میوے جہاں فروخت ہوتے ہوں وہاں جراثم کو ہلاک کرنے والی ادویہ ڈالی جائیں۔ تاکہ ہیضہ کے کیڑے مرجائیں۔ (۳) ہوا کی صفائی کی غرض سے مکانات میں گندھک اوبان وغیرہ کی دہونی دی جائے۔ (۴) نالیوں موریوں پاخانوں وغیرہ عفونت کے مقامات پر جراثم کو ہلاک کرنیوالی ادویہ ڈالی جائیں (۵) ہیضے کے کیڑے مارنے اور ہوا اور پانی کے صاف کرنے میں قلعی (چونا) کو بڑا دخل ہے۔ تجویز سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جہاں ضرورت ہو چونے سے ڈس انفکٹ کیا جائے اور اس کی تدبیر یہی ہے کہ عفونت کے مقامات پر چونے سے ٹپکایا ہوا پانی استعمال کرنا (جیسا گھروں کے فلٹر سے ٹپکایا جاتا ہے) مفید ہوتا ہے۔ (۶) جہاں کوڑا کرکٹ اور گندگی ہو ان مقامات کو صاف کراکر اُن میں چونا ڈلوا دیا جائے جہاں تک ممکن ہو چونا قلعی کا عمدہ اور تازہ ہو۔ ہیضے کے لئے جو دوائیں تجربے سے مفید ثابت ہوچکیں ہیں۔ اگر قے میں مادہ غذائی نکلتا ہو تو سکنجبین گلاب سے خوب قے کرادی جائے تاکہ فاسد مادہ بالکل نہ رہے۔ اسکے بعد یہ گولی کھلائے (۱) ہینگ ۶ ماشہ مرچ سرخ ۶ ماشہ کافور ۳ ماشہ افیون ۱ ماشہ ان کو خوب باریک کرکے گولیاں چنے کے برابر بنائیں اور ایک گولی کہلائیں جو دو گولیوں تک کہلائیں۔ اگر پیاس معلوم ہو تو گلاب آدھ پاؤ اسی قدر پانی میں ملاکر دیکھ لیں اور دو دو گھونٹ پلائیں (۲) درخت مدار کی جڑ کے اندر کی چھال ۱ تولہ مرچ سیاہ ۱ تولہ لونگ ۱ تولہ خوب باریک پیس کر گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹے کے بعد عرق بادیاں یا عرق گلاب کے ساتھ دیں (۳) یہ گولی تمام قسم کے ہیضوں کو مفید ہے۔ چاہے وبائی ہو چاہے اور کسی قسم کا ہو۔ چدوار کی کلی ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۴ تولہ نمک کہانے کا ۳ تولہ لونگ مسلم ۹ ماشہ نوسادر اڑا ہوا ۹ ماسے قلعی چونہ کی ۳ ماشہ افیون ۱ ماشہ ایک روز ادرک کے پانی میں حل کریں اور خشک کرلیں۔ پھر لیموں کے پانی گہول کرکے گولیاں چنے کے برابر بنالیں چھوٹے لڑکوں کو ایک ایک گولی جوانوں کو دو گولیاں کھلائیں پیاس غالب ہو تو ترکیب مندرجہ بالا کے مطابق گلاب اور پانی ملاکر پلادیں۔ غذا میں ہلکی غذائیں کہلائیں۔ جب تک گوشت کی طرف سے یہ اطمینان نہ ہو کہ صاف ہے اسے نہ کہائیں۔ صرف دال روٹی کہائیں۔ سرکہ پیاز۔ کاغذی لیموں کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ رات کو زیادہ جاگنا اور رات کو آم یا ثقیل چیزوں کا استعمال آج کل بہت مضر ہے۔ سوڈا واٹر کا استعمال پانی کی جگہ زیادہ مفید ہے۔ خصوصاً برف کے ساتھ۔

نوٹس

جن صاحبان نے اب تک قیمت نہیں دی اور وی پی بھی واپس کردیئے ہیں۔ ان کی خدمت میں با ادب التماس ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ اگر اس نوٹس پر توجہ نہ ہوئی تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب کرکے جگانا پڑے گا۔

یہ کون صاحب ہیں

ایک وی پی منی آرڈر ۱۰ر جولائی کو وصول ہوا۔ جیسر جیون شاہ نمبردار۔ ڈاکخانہ کی مہر چونترہ ہے۔ یہ صاحب اپنے نمبر اور پتہ سے اطلاع دیں

لیکچر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو لیکچر لاہور میں دیا تہا وہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں چھپنا شروع ہو جاوے گا۔

چٹھیں

نئی چھپیں گی۔ جن صاحب کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو۔ مطلع فرمائیں۔

مفرح یاقوتی

یاقوت مرجان مروارید زعفران کستوری عنبر جدوار ریگماہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے۔ دل دماغ اور روح کو تازہ کرتی انکو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے۔ فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں انکے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ چھ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے۔ چار روپیہ ہے (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور سے طلب کرو۔

خط کا جواب

جو صاحب اپنے خط کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمایا کریں۔

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۴۳۹ محمد حیات صاحب للعہ
۱۱۵۷ احمد الدین صاحب سیے
۲۲۷۶ خورشید علی صاحب عصہ
۲۵۱۰ علی احمد صاحب عہ
۴۷۱ شیخ نیاز محمد صاحب سے
۱۶۳۲ خلیل الرحمٰن صاحب للعہ

۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۴۴۱ سلطان احمد صاحب للعہ
۶۷۵ وزیر محمد صاحب سے
۷۰۱ غلام نبی صاحب عہ
۴۸۵ قاضی میر حسین صاحب عہ
۸۵۰ چوہدری فضل داد صاحب للعہ
۴۴۴۷ فضل دین صاحب للعہ
۱۱۷۱ سید محمد شاہ صاحب للعہ
۱۹۲۷ احمد علی صاحب للعہ
۲۹۴ بابو روشن الدین صاحب للعہ

۱۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۱۱۵۹ راجہ خاں صاحب سے
۱۰۰۰ محمد بخش صاحب عصہ
۲۳۹۷ ثناء اللہ صاحب عصہ
۱۰۹۴ رحیم بخش صاحب للعہ
۲۴۶۸ شریف الحسن صاحب عہ
۱۸۶۳ محبوب عالم صاحب عہ
۱۲۷۳ امام بخش صاحب للعہ
۱۵۳۵ ظفر حسن صاحب للعہ
۲۳۵۱ محمد امین صاحب عہ
۱۶۷۲ غلام محی الدین صاحب للعہ
۱۳۴۴ عبد الکریم صاحب عہ
۱۶۲۵ قادر خاں صاحب عہ
۹۷۹ امام الدین صاحب للعہ
۸۵۹ سکرٹری انجمن [illegible] اسلام للعہ
۲۰۸۱ عبد المجید صاحب سے
۱۵۴۴ عبد اللہ صاحب عہ

۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۴۷۳ خیر الدین صاحب للعہ
۱۵۶۱ حکیم احمد دین صاحب للعہ
۲۲۷۶ شیخ شیر علی صاحب عہ

۲۳۳۲ مرزا محمد اسماعیل صاحب سے
۲۵۴۶ احمد رضا صاحب للعہ
۲۵۱۸ غلام حسن صاحب سیے
۲۳۰۲ محمد بخش صاحب للعہ
۱۹۱۶ ڈاکٹر چراغ الدین صاحب عہ
۲۵۷ مولا بخش صاحب للعہ

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء
۲۱۹ محمد دین محمد خلیل صاحبان عصہ
۱۱۴۰ بدر علی صاحب للعہ
۱۱۳۸ شیخ حسن محمد صاحب عہ
۲۲۹ احمد حسین صاحب للعہ

۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۰۹۸ عبد الغنی صاحب عصہ
۲۴۳۶ عبد اللہ صاحب عصہ
۸۶۷ باغ الدین صاحب عہ
۲۱۰ حکیم شاہ نواز صاحب للعہ
۲۴۳ عبد العزیز صاحب للعہ
۱۲۲۳ شاہ دین صاحب للعہ
۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب للعہ
۱۶۹۹ سراج الدین صاحب عہ
۲۱۹۰ سراج الدین احمد صاحب عہ
۱۲۲۵ شیخ غلام حیدر صاحب للعہ
۱۴۴۵ ملک عادل شاہ صاحب للعہ
۲۲۷۷ حکیم نور احمد صاحب عہ
۹۴۰ ہاشم علی صاحب للعہ
۲۸۹ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب للعہ
۲۴۶۲ میاں نور الدین صاحب للعہ
۷۵۷ عنایت اللہ صاحب للعہ
۲۰۵ محمد عثمان صاحب عہ
۱۹۵۹ شمس الدین صاحب للعہ
۲۴۴ فضل الٰہی صاحب للعہ
۱۴۸۷ عبد الرحمٰن صاحب للعہ
۲۳۳۴ محمد ابراہیم صاحب للعہ
۲۳۰۲ عبد الکریم صاحب للعہ
۲۳۷۲ سلطان محمود صاحب للعہ
[illegible] حسین شاہ صاحب للعہ
۲۰۰ عبد المجید صاحب عہ

۱۱۲۲ محمد یار صاحب عصہ
۱۳۷۵ محمد دین صاحب عہ
۱۹۶۱ محمد حیات صاحب عہ

۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۳۹۹ راجہ عطا محمد خاں صاحب للعہ
۴۸۰ منشی فضل کریم صاحب للعہ
۲۰۳۵ امام الدین صاحب للعہ

۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۱۰۷۳ محمد بخش صاحب للعہ
۲۴۹۳ اکبر علی صاحب سیے
۲۳۳۱ غلام محمد صاحب سے
۱۳۹۹ پیر محمد صاحب سے

۲۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۱۱۵۷ سعد اللہ صاحب سے
۲۴۸۷ احمد علی صاحب سیے
۲۳۳۶ غلام محمد صاحب عہ
۲۲۵۴ ممتاز علی صاحب عہ

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۱۰۶ غلام سرور صاحب للعہ
۲۲۲۱ محمد علی صاحب للعہ
۱۴۹۵ عبد القادر صاحب للعہ
۲۲۱۹ عبد الرحمٰن صاحب عہ
۱۵۰۷ شفیق الدین صاحب للعہ

۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۱۵۴ حافظ احمد الدین صاحب عصہ
۲۳۹۲ محمد رفیق صاحب عہ
۱۱۷۵ سید احمد حسین صاحب عہ
۲۷۵ عبد الوہاب صاحب
۲۱۹۵ سید قاسم شاہ صاحب للعہ
۱۷۴۲ رحیم بخش صاحب للعہ
۲۴۳۱ جیون بخش صاحب عہ
۲۵۶۱ محمد جان صاحب للعہ

۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۰۴۵ میر محمد صاحب عصہ
۲۰۹۴ شرف الدین صاحب للعہ
۲۴۶۹ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب
۲۱ محمد محبوب خاں صاحب سے ۹۸/۳۵۲

۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۴۹۳ اللہ دتا صاحب سیے
۳۶ نظام الدین صاحب للعہ
۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب للعہ
۲۲۵ عبد الکریم صاحب عہ
۱۷۰۶ نذیر حسین صاحب عصہ
۶۶۲۱ سلسلہ میجر [illegible] حسین عصہ
۱۰۶۴ سراج الدین صاحب ۱۳/

۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۱۶۰۷ چوہدری غلام حیدر صاحب للعہ
۱۷۸۴ غلام صفدر صاحب عہ
۳۰۷ قطب الدین صاحب للعہ
۲۴۸۱ سید فخر الاسلام صاحب عہ

۲۸ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۰۵۶ محمد یٰسین صاحب عہ
۴۵ حافظ غلام رسول عہ

۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۸۹۰ عبد الحکیم صاحب عہ
۲۵۱۶ محبوب عالم صاحب سیے
۲۲۵۴ عبد الخالق صاحب عہ

۳۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء
۲۰۷۵ عبد الرحیم صاحب سے
۲۵۳۶ سید ذوارث حسین صاحب للعہ

دفتر بدر سے طلب کریں

سنت احمدیہ قیمت ۴/
مجموعہ فتاویٰ احمدیہ " عصہ
سری نہہ کلنک درشن " ۴/
چشمہ مسیحی " ۳/
غلامی " ۳/
عصمت انبیا " ۲/
سر الشہادتین " ۱/
استخلاف " ۳/
شہادۃ القرآن " ۲/
معیار الصادقین " ۲/
ظہور المسیح " ۶/
اسلام کی پہلی کتاب " ۴/
لیکچر مہر سنگھ " ۱۰/

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

عرق کافور

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں مگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے گرمی کی دست پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۴/ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک ۵/

"ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ"

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیئے

صدائے اقبال ۲/

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس عہ کر دی ہے تا کہ غریب غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدوں امداد آگ گھی و چونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت مہتمم یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال۔ احمدی۔ موضع جھنڈا والی سب آفس
(کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

عیسائی مذہب قیمت ۱۰/	القول الصحیح قیمت ۱/
معیار الحق " ۱۰/	فتح الدین " ۴/
ضرورت زمانہ " ۸/	البرہان الصریح " ۲/
مورکھ سیدھ " ۴/	بیس پارے کے نوٹ عہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں ۲۰

(رکوع اوّل)

سورہ النمل رکوع ۲۰

مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۰ء

ہر انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنے سے بڑے اور زبردست کی بات کا پاس کرتا ہے اللہ اس رکوع میں اپنے علم اپنی قدرت و طاقت کا ذکر کرتا ہے۔

جعل الارض قرارا۔ زمین گردش کھاتی ہے۔ مگر ہم آرام سے بیٹھے ہیں۔ اسی ذات پاک نے زمین کو قرار بنایا۔

امن یجیب المضطر۔ یہاں علما زمانی فہم کو سمجھاتا ہے

ثم یعیدہ۔ اسکی شل بار بار بناتا ہے۔

بل ادرک۔ ختم ہو چکا ہے ان کا علم در بارۂ آخرۃ

۱۶ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰۔ رکوع ۲)

بڑی غفلت کا موجب ہے۔ جزا و سزا کا انکار یہی تمام غفلتوں کی جڑ ہے۔ بعض لوگوں نے یہاں تک کہنے کی جرأت کی ہے۔ گو یہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔

قل سیروا فی الارض۔ یہ ان ہذا الا اساطیر الاولین کا جواب ہے۔ کہ تم جا بجا دیکھو۔ کہ دنیا میں منکران قیامت کا کیا انجام ہوا۔ جس سے آخرۃ کا حال ظاہر ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے کشتوں پر فرمایا۔ ھل وجدتم ما وعد کم ربکم حقا۔ فقد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا۔

یقولون متی ھذا الوعد۔ دوسرے مقام پر ہذا الفتح ہے۔

ردف لکم۔ یعنے میرے نکلنے کے پیچھے ہی تم پر عذاب ہو گا۔ چنانچہ دوسرے مقام پر لکم میعاد یوم۔ اور ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ فرمایا۔ یوم سے مراد ایک سال ہے۔ یسعیاہ نبی نے باب میں فرمایا ہے۔ عرب کی بابت الہامی کلام۔ وہاں لکھا ہے کہ ایک سال میں قیدار کے بہادر گھٹ جاویں گے۔

الا فی کتب مبین۔ خدا کی حفاظت میں ہے۔

ھم فیہ یختلفون۔ سب سے بھاری اختلاف مسیح کی آمد کے متعلق تھا۔ اس زمانہ میں بھی یہی اختلاف ہے۔ قرآن شریف نے اسے صاف کر دیا ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ تھا۔ کہ نبوت والہام بنی اسرائیل میں محدود ہے۔ اس زمانہ میں بھی کہتے ہیں کہ سوائے بنی فاطمہ کے کسی میں مہدی نہیں آسکتا۔ لیکن جیسے بنی اسحٰق کی بجائے بنی اسمٰعیل نبی آیا۔ ایسے ہی اس زمانہ میں بھی امام آیا۔

انک لا تسمع الموتی۔ یہاں سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مُردے نہیں سُنتے یہ صحیح نہیں۔

وقع القول علیھم۔ صحابہ نے اس کے متعلق فرمایا اذا ترک الامر بالمعروف واذا لم یعرفوا معروفا ولم ینکروا منکرا۔ جب خود نیکی نہ کریں اور نہ دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیں اور جب ایسا وقت آجاوے کہ نہ خود بدی چھوڑیں نہ دوسرے کو روکیں تو اسوقت عذاب آتا ہے۔

دابۃ من الارض۔ پس ایسی قوم کے لئے زمین سے کیڑا پیدا کرتے ہیں (یہ کیڑا میرے یقین میں طاعون کا ہے) اسکی نسبت لکھا ہے وہ جن ہے چوپہ لگا تا ہے۔ وہ عورت کی شکل ہے۔ وہ ہاتھی شیر کی طرز کا ہے۔ اس پر لوگ ہنسی اڑاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سیدھی بات ہے۔ آفات کا نظارہ جب قبل از وقت لوگوں کو دکھاتا ہے۔ تو بعضوں کو وہ نظارہ ہاتھی کی شکل میں بعض کو بدشکل عورت کی شکل میں دکھاتا ہے۔ پس یہ تمام اس بلا کے روحانی نظارے ہیں۔ میں نے خود خواب میں طاعون کو ایک وقت میں ہاتھی اور آدمی کی شکل میں دیکھا۔

تکلمھم۔ زخمی کرتا ہے انکو۔

مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۰

(پارہ ۲۰ رکوع ۳)

ویوم نحشر۔ خود جرم کا احساس ایک سزا ہے۔ پھر حاکم کو پتہ لگ جانا اس سے بڑھ کر پھر مجرموں کا ٹولی میں بٹھایا جانا اس سے بڑھ کر سزا ہے۔

فھم یوزعون۔ بند کئے گئے سارے کے سارے اول سے آخر تک یہی معنے ہیں

ولم تحیطوا بھا علما۔ اکثر صداقت کا انکار اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ الانسان عدوٌ لما جھل۔

وقع القول علیھم۔ انپر فرد جرم لگ جائیگا۔

بما ظلموا۔ شرک کیا (۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا اور معروف ومنکر کو نہ سمجھا۔

لا ینطقون۔ دوسرے مقام پر یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ مجرم کچھ عذر کریں گے۔ چونکہ حالات مختلف ہیں۔ اس لئے مختلف حالتوں کا ذکر کیا۔ بعض مجرم سزا دیکھ کر بولنے کی طاقت نہیں پاتے۔

والنھار مبصرا۔ جس طرح ایک وقت رات ہوتی ہے اور دوسرے وقت دن۔ اسی طرح ایک وقت قوموں پر آتا ہے۔ کہ سب چپ چاپ ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے وقت ذہبی

پھیر پھار شروع ہوجاتی ہے۔ اور آفتاب صداقت (نبی) کے طلوع سے نیک و بد نشیب و فراز کی تمیز ہوجاتی ہے۔

وتری الجبال۔ اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ یہ قیصر و کسرٰے کی سلطنتیں ایسی اڑینگی جیسے بادل کو ہوا اڑا دیتی ہے۔

بالحسنة۔ نبی کریم نے فرمایا ہے۔ افضلها لا اله الا الله (کلمۂ توحید) و ادنها اماطة الاذی عن الطریق۔

بالسیئة۔ بدی میں کفر و شرک سب سے بڑھ کر ہیں اور رستوں میں روک ادنےٰ درجہ۔

وان اتلوا القرآن۔ اب مسلمانوں نے قرآن شریف پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ یہی تنزل کی جڑ ہے۔ کئی مدرسے قرآن کے میرے دیکھتے دیکھتے بند ہوگئے۔

یہاں سورۂ النمل کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۂ القصص رکوع اول

(پارہ ۲۰ رکوع ۴)

۱۹۔ جون سنہ ۱۹۱۰ء

آیت ۱۔ طسم۔ لطیف۔ سمیع۔ مجید۔ خدا۔

آیت ۲۔ مبین۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جو حق کو باطل سے جدا کرتی ہے۔ حلال کو حرام سے الگ کر دکھاتی ہے۔ پہلی کتب کی سچائی کو اس میں شامل شدہ باطل اور تحریف سے الگ کر دیتی ہے۔

آیت ۳۔ یتلوا علیك۔ بات کہنے کو تو موسیٰ و فرعون کی کہی ہے مگر دراصل (لقوم یؤمنون) مومنوں کو سمجھایا ہے۔ کہ تم باہمی جنگ و جدل نہ کرنا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی امن دوست تھے اس لئے فرمایا۔ لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم اعناق بعض۔ اور فرمایا القاتل والمقتول کلاهما فی النار۔ مگر افسوس ہے کہ بعض مسلمانوں میں پھر بھی باہم جنگ ہوئے۔

ونرید ان نمن۔ اسمیں سمجھایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے تئیں ضعیف بنالیں۔ غضب سے کام نہ لیں۔ ہم خود ان کے ناصر و معاون بن جاتے ہیں۔

ونجعلهم ائمة۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر فرمایا کہ امام انسان اسوقت بنتا ہے۔ جبکہ لوگوں کو ہدایت دے اور صبر سے کام لے اور ہماری آیات پر یقین پیدا کرے۔ فرمایا۔ وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون

ونجعلهم الوارثین۔ وہ شام وغیرہ کے وارث ہوئے۔

فالقیه فی الیم۔ الہامی عبارت کو سمجھنے کے لئے ایک فہم سلیم دیا جاتا ہے اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ جھٹ پھینک دے۔ چنانچہ اسیواسطے ام موسیٰ نے صندوق بنالیا سوراخیں بند کیں۔ ساتھ ہی اس کی بہن کو روانہ کیا۔ گویا ظاہری اسباب کی پوری رعایت رکھی اور الہام وحی الٰہی کی تعمیل بھی کی۔

آیت ۸۔ آل فرعون۔ فرعون کی لڑکی نے لیا۔

لیکون لهم عدوا۔ اس نے کس غرض کے لئے لیا یہ تو اسے معلوم ہوگا۔ خدا کا منشاء اس آیت سے ظاہر ہوگیا۔ ل نتیجہ کا ہے۔

آیت ۱۰۔ واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا۔ لا تخافی ولا تحزنی کی وحی ہو۔ اور پھر ایک ملہم گھبراہٹ کا اظہار کرے یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس کے صحیح معنے یہ ہیں کہ موسےٰ کی طرف سے فارغ ہوگئی۔ یعنی مطمئن کیونکہ خدا نے اس کا ذمہ لیا تھا۔

لتبدی به۔ اس خوشی کا اظہار کردے کہ خدا اس کا متکفل ہوگیا۔

مورخہ ۲۰ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۵۔ سورۂ قصص رکوع ۲)

حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کے گھر میں کرادی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو حکومت دینا چاہتا تھا۔ اس لئے بادشاہی گھر میں تربیت کا موقعہ دیا۔

حکما۔ پکی باتیں۔

وکذلك نجزی المحسنین۔ اس میں سمجھایا کہ یہ حکم و علم کا دینا حضرت موسےٰ ہی سے خاص نہیں بلکہ جو محسن ہو خدا اسے اس انعام سے بہرہ ور کرے گا۔ چنانچہ حضرت یوسف کے بیان میں بھی فرمایا۔ کذلك نجزی المحسنین۔

من عدوه۔ قبطی تھا۔

هذا من عمل الشیطان۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ تجھے شیطانی عمل کی سزا دی گئی ہے۔

ظلمت نفسی۔ اپنی جان کو مشکلات میں ڈال لیا۔

فاغفر لی۔ ستاری فرما یہ قتل فی الحال واضح نہ ہو۔

فغفر له۔ چنانچہ خدا نے ستاری کرلی۔ اور انہیں نکل جانے کا موقعہ مل گیا۔

بما انعمت علی۔ حضرت موسےٰ کہتے ہیں۔ یہ تیرا فضل ہے۔ پس میں ہمیشہ ظالم کا مقابلہ کروں گا۔ اور میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا کیونکہ اسوقت مجرم کو سزا اور مظلوم کی ہمدردی کرنے سے یہ فضل ہوا۔

یترقب۔ یہ آپکے چوکس ہونے کی دلیل ہے۔

انك لغوی مبین۔ جسے کل مدد تھی اسے کہا کہ تو بھی روز ہر ایک سے لڑتا رہتا ہے

قال یموسی۔ اس مظلوم نے کہا۔

فاخرج۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نکلنا پڑا۔ حضرت داؤد اور ابراہیم سے بھی یہی معاملہ ہوا۔

مورخہ ۲۱ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۶ سورہ قصص رکوع ۳)

عسیٰ۔ نزدیک ہے۔

من خیر۔ اس دعا میں اس خیر کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح

کردی ہے۔ آپ نے فرمایا جب کسی گاؤں میں داخل ہوناہو۔ تو یہ دُعا پڑھو۔

اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثَلٰثًا ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا +

اس دُعا کو مین نے خوب آزمایا ہے۔ مین ہمیشہ اس کے ذریعے لوگون کی نظرون مین محبوب بناہون اور خود شریر النفوس کے شر سے محفوظ رہا۔

القویّ۔ باوجود اجنبی ہونے کے ان چرواہون کی پروا نہ کرکے پانی پلادیا۔

الامین۔ ہم جوان لڑکیان تھین۔ مگر بہت ہی پاک رہا۔ اور پھر کوئی طمع نہین کیا۔

ان تاجرنی ثمنی حجج۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مدینہ سے آٹھ برس بعد وطن مین آئے۔ اور دو برس بعد یعنی دس برس پر فتح کیا۔

ذلک بینی وبینک۔ ہندو تو جہان لڑکی دین۔ وہان سے پانی بھی حرام سمجھتے ہین۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ہین میرے نزدیک داماد سے کچھ لینا جائز ہے۔ صوفیون نے لکھا ہے۔ نبوت کی تیاری کے لئے آپ اتنے برس رکھے گئے۔

مؤرخہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۷۔ سورہ قصص رکوع ۴)

جو لوگ منصوبے باندھنے کے عادی ہین۔ کہ یون کرین گے اور پھر یون کرینگے پھر یون ہو جائے گا۔ یہ سب نامراد رہتے ہین۔ شیخ چلّی کی کہانی۔ ہمارے ملک مین کسی پاک نے سنائی ہے۔ یہ ایسے لوگون کے لئے عبرت دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ایسے لوگون کے شامل حال رہتاہے۔ جو حضرت موسٰی سی طبیعت رکھتے ہین آپ کے اندر کوئی خواہش نہ تھی۔ کہ مین نبی بن جاؤن اللہ تعالیٰ نے نبوّت عطا فرمائی۔

لاھلہ۔ اپنے ساتھ والون کو کہا۔ یون ترجمہ مین نے اسلئے کیا کہ توراۃ کے بیان مین جو الجھن ہے وہ دور ہو جائے۔

لعلّی آتیکم منہا۔ ان امراء کے لئے یہ نمونہ شرم دلانے والا ہے دیکھو امیر قافلہ خود کام فرماتا ہے اور اپنے کسی خدمتگار کو نہین کہتا۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے۔ سب نے اپنے اپنے ذمے ایک ایک کام لیا آپنے فرمایا۔ مین تم سب کے لئے لکڑیان لے آتا ہون۔ چنانچہ آپ لائے۔ یہ سنت ہے نبیون کی۔ اب تو ذرا کسی کی تنخواہ بڑھ جائے۔ تو وہ معمولی کام کرنا اپنی ہتک سمجھتا ہے۔

من الشجرۃ۔ درخت کیطرف سے نہ یہ کہ نعوذ باللہ درخت بولتا تھا۔

وان الق عصاک۔ یہ کشف کا وقت ہے۔

اللہ نے نظارہ دکھایا کہ مین تیرے ساتھ ایک جماعت کرون گا جو تیرے دشمنون کو سانپ کی طرح کہا جائے گی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ مجھے ایک بستی دکھائی گئی ہے۔ جو دوسری بستیون کو کہا جائے گی یعنی مدینہ

فی جیبک۔ اے حبیب قمیصک تخرج بیضاء۔ اس کے معنے یہ ہین۔ کہ اللہ تمہین ایک کتاب دے گا جو بے عیب ہوگی اور روشن۔ اللہ نے فرمایا۔ انزلنا الیکم نوراً مبینا۔ قرآن مجید بھی ایک ید بیضا ہے۔

ھو افصح منی۔ دیکھو انبیاء مین ہرگز عجب نہین ہوتا کہ اپنے برابر یا اپنے سے بہتر کسی کو نہ گردانین

سنشدّ عضدک۔ یہ عربی کا محاورہ ہے مطلب یہ ہے۔ کہ ہم تیری مدد کرینگے

انہ لا یفلح الظالمون۔ پیشگوئی فرمائی کہ دیکھو ظالم مظفر ومنصور نہین ہونگے۔ گویا خدا فیصلہ کرے گا۔ کہ من جاء بالھدیٰ کون ہے؟

ما علمت لکم من الٰہ۔ ہند مین مشرک بہت ہین۔ مین نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے۔ کہ یہ مشرکین بادشاہ کو سب سے بڑا دیوتا سمجھتے ہین۔ چنانچہ وہ کہتے ہین کہ بادشاہ سولہ کلان سپورن ہوتا ہے۔ اسی بناء پر وہ فرعون کو الٰہ سمجھتے ہین۔

یٰھامٰن۔ وہان کوئی بڑا آفیسر ہے۔ انجینئر۔

فاجعل لی صرحاً۔ یہ شرارت سے تمسخر کرتا ہے رب السمٰوات والارض پر۔ ہامان کو کہتا ہے کوئی رصدگاہ بناؤ۔ کہ دیکھین موسٰے کا اس الٰہ سے کیا تعلق ہو

مؤرخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۸ قصص رکوع ۵)

ولٰکن رحمۃ ربک۔ یہ رحمت ہے تیرے رب کی کہ تجھ کو غار حرا مین ندا دی تاکہ تو اپنی قوم کو ڈرائے آنے والے عذاب سے۔

لولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ۔ یعنی موسٰے والے اعجاز کیون نہین دکھاتا اکثر لوگون نے اسطرح ٹھوکر کھائی ہے۔

مسیح موعود کو کہتے ہین کہ مسیح ہے تو مسیح والے معجزے کیون نہین دکھاتا۔ اس کا جواب فرماتا ہے کیا موسیٰؑ کے وہ نشانات دیکھ کر انکار کرنے والون نے انکار نہین کیا؟ پس منکرون کے لئے تو پھر بھی جائے انکار ہے۔

اتبع ھوٰہ۔ ہوا کے تابع ہونے سے اختلاف اُٹھتے ہین ورنہ اگر صدق۔ نیازمندی۔ پاک صحبت اور اللہ کی رضامندی ہو تو پھر اختلاف کیون ہو اور کیون اللہ کے مرسلون کا انکار کیا جاوے۔

مؤرخہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ بیسوان رکوع ۹۔ قصص رکوع نمبر ۶)

وصلنا لھم القول۔ اپنی سچائی اور سچائی کی باتون کو لگاتار ہم نے پہنچایا

لعلھم یتذکرون۔ تاکہ رحم کی۔ عادت کی۔ جہالت کی۔ محبت کی صحبت کی۔ ایک شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ مین تہجد تک پڑہتا اصغہ اور رسول کے لئے غیر تہند تہا۔ اب ایم۔اے پڑہتا ہون۔ خدا کی ہستی مین شبہ پڑ گئے آپ نے فرمایا جس سیٹ پر تم بیٹھتے ہو اس کے ساتھ ضرور کوئی دہریہ ہوگا۔ جسکی صحبت کی ظلمت نے یہ حالت کر دی وہ قائل ہو گیا کہ بالکل صحیح ہے کچھ مدت ہوئی مینے اسے خط لکہا وہ لکہتا ہے اس دن سب ظلمت جاتی رہی۔ کبریائی کی ظلمتین دور ہو جاتی ہین۔

صبروا۔ صبر کے معنے بدی سے رکنا۔ امیری۔ غریبی۔ دونون حالتون مین مشکلات پیش آتے ہین ایسے موقعہ مین افراط و تفریط سے بچکر حق پر ثابت قدم رہنا۔

مما رزقنھم ینفقون۔ مومن ضرور دوسرے کو اپنے وقت علم پیسہ۔ روٹی۔ غرض ہر ایک خدا کی دی ہوئی چیز سے خرچ کرتا ہے۔

انک لا تھدی من احببت۔ انبیاء خصوصیت سے ایک شخص کو مخاطب کر کے وعظ کرنے کی بجائے عام طور پر نصیحت دیتے ہین۔

یہ کلمات خدا کی جناب مین ناپسند ہین کہ فلان اگر مسلمان ہو جاوے تو یون ہو جائیگا یون سب روکین ہٹ جائین گی۔

مورخہ ۲۶ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۰۔ سورہ قصص رکوع ۷)

افمن وعدنہ۔ انسان کی فطرت مین وعدہ پر بہروسہ کرنا اور پہر اس سے خاص خوشی حاصل کرتا ہے۔ دنیا کے تمام کام اسی وعدہ پر چلتے ہین۔ بس جو وعدہ اس ذات پاک سے ہو جو پورے طور پر قادر ہو اور صادق القول ہو وہ کیسی مسرت کا موجب ہو سکتا ہے۔

حق علیھم القول۔ جن پر فرد جرم لگ گئے ہین۔

یخلق ما یشاء و یختار۔ قائین تناسخ کہتے ہین۔ کہ یہ بہتری گذشتہ عملون کا نتیجہ ہے اس کا رد ہے خود انسان کے وجود مین ایک عضو آنکھ ہے ایک ایڑی ہے اور دونو برابر نہین اگر ایسا ہوتا تو بہت نقصان تہا۔

عما یشرکون۔ بعض صفات مین شریک گردانتے ہین بعض تصرف مین بعض غیر اللہ کو سجدہ کر لیتے ہین۔ یہ سب شرک ہے۔

ولعلکم تشکرون۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیند سے اُٹھتے تو دعا مانگتے۔ الحمد للہ الذی احیانی بعد اماتنی۔ بلکہ کروٹ بدلنے مین بھی شکریہ ادا کرتے۔ اور لا الہ الا اللہ وحدہٗ پڑھتے۔

مورخہ ۲۷ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۱۔ سورہ قصص رکوع ۸)

دولت مندی پر ناز و تکبر کرنے والے خدا کے راستبازون کا ساتھ نہین دیتے اس رکوع مین ایک ایسے دولتمند کا ذکر ہے۔

مفاتحہ۔ جمع مفتح۔ یعنے اس کے خزانے اور اسباب۔

لا تفرح۔ اکڑ باز نہ ہو جا۔

لا یحب الفرحین۔ بعض آدمی ذرا تدبیر مین کامیاب ہو جاوین یا ایک دو خواب سچے آجاوین۔ تو وہ راستبازون کے مقابلہ پر اُٹھ کھڑے ہوتے ہین۔ مگر آخر ناکام مرتے ہین۔ کیونکہ اللہ اترانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ولا تنس نصیبک من الدنیا۔ یعنے دار آخرت کے حصول کے حکم کے یہ معنے نہین کہ دنیا بالکل چھوڑ دو۔ بلکہ اسلام دین مین دنیا مین ایک حد بندی چاہتا ہے چنانچہ بعض اوقات نماز پڑہنا بھی منع ہے۔ اسیواسطے صوم متواتر اور ساری رات جاگنے کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ ان لکل ذی حق حقہ

کما احسن اللہ الیک۔ کیونکہ اللہ نے تم پر احسان کیا۔

ولا تبغ الفساد۔ سب سے بڑا فساد تو حضرت موسیٰ کا انکار تہا۔ کیونکہ اس سے وحدت مین فرق آتا ہے۔ جو تمام ترقیون و کامیابیون کی جڑ ہے۔

فخرج علی قومہ۔ آخر حضرت موسیٰ نے کہا آؤ خدا کے حضور نذر گذرانین اور دعا کرین کہ جو شریر ہے وہ ہلاک ہو جائے۔ حضرت موسیٰ نے حکم دیا کہ سب لوگ قارون سے اپنے خیمے الگ کرین۔ اڑہائی سو آدمی نے کہا۔ ہم تو قارون کے ساتھ رہین گے۔

فخسفنا۔ ایک زلزلہ آیا۔ زمین پھٹی اور قارون ہلاک ہوا۔

مورخہ ۲۹ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۲ (رکوع ۹ سورہ قصص)

قرآن مجید کے عجائبات مین سے ایک بات یہ ہے۔ کہ ابتداء خلق کا کوئی وقت نہین بتایا۔ کیونکہ خالق کون و مکان کی ذات کی ابدیت و ازلیت کے سامنے سنکھ در سنکھ کو آپ نہین ضرب دیتے چلے جائین۔ تو بھی کچھ حقیقت نہین رکھتی۔ پہر یہ سے تاریخ قومون کا ذکر کرتی ہے۔ یہ بات کہین سے نہ ملیگی۔ کہ راستبازون کی جماعت ہلاک ہوئی۔ بلکہ یہی دیکھتے ہین۔ کہ ان کے مخالف تباہ و برباد ہوتے رہے۔ آج نمرود۔ فرعون وغیرہ کی اولاد کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مگر حضرت ابراہیم کی اولاد دنیا کے تمام حصون مین پائی جاتی ہے اور حکمران ہے۔ امام حسین کے دشمن یزید کی اولاد کا پتہ اسلامی ممالک مین نہین ملتا۔ مگر امام حسین سے تعلق رکھنے والے ان کی تعظیم کرنے والے موجود ہین

تلک الدار الاخرۃ

یہ پچھلا گھر۔ ہزار ہا برس کے بعد۔ یا مر کر۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)